پکارنے والے کی آواز

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۔ ھُوَ النَّاصِرُ

پکارنے والے کی آواز

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجامکار

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں

اے سننے والو! آسمان کی آواز تم کو کس طرف بلاتی ہے؟ ماں اپنے بچہ کو نہیں بُھلا سکتی تو خدا تعالیٰ اپنے بندے کو کس طرح بُھلا سکتا ہے؟ تمہاری مُرلیاں اور تمہاری نفیریاں اور تمہارے سنکھ بہت کچھ شور کر چکے اب اپنے لب بند کرو کہ تمہارا پیدا کرنے والا تمہیں کچھ کہہ رہا ہے۔

مبارک ۔ ہاں مبارک ۔ اے زمین کے باشندو! کہ آسمان کے دروازے تمہارے لئے کھولے گئے ہیں ۔ مبارک ۔ ہاں مبارک ۔ اے تاریکی میں بسنے والو! کہ روحانیت کا سورج اُفقِ مشرق سے طلوع ہو رہا ہے‘ وہی امید کا پیغام جو تیرہ سو سال پہلے دیا گیا تھا‘ آج پھر اس کی منادی کی جا رہی ہے‘ وہی توحید کی تعلیم جو اُس وقت دی گئی تھی‘ آج پھر اس کا درس دیا جا رہا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والو! کیا تم اپنے محبوب کی آواز کو نہیں پہچانتے؟ سنو! وہ حسینوں کا حسین کہہ رہا ہے جو میرے نام پر آتا ہے اس کی سنو! اور اس کو میرا سلام پہنچاؤ [1] اور اگر تم کو برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل چل کر بھی اس کے پاس جانا پڑے تو بھی اس کے پاس پہنچو [2] مگر آہ تم نے غور نہیں کیا‘ تم نے اس کی آواز جو اپنے نام پر نہیں بلکہ اپنے آقا کے نام پر پکارتا تھا نہیں سنی‘ وہ شہروں میں پکارنے والا جنگل میں پکارنے والا ثابت ہوا تا کہ گذشتہ نبیوں کا نوشتہ پورا ہو کہ ’’جنگل میں پکارنے والے کی آواز کو سنو‘‘ کیا تم نے یہ خیال کر لیا ہے کہ تم ہر عیب سے پاک ہو۔ یا تم یہ سمجھتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح تمہاری مصیبت کے وقت تمہارے لئے بیکل نہ ہوگی؟ آہ! شاید یہ دونوں ہی باتیں تم کو اس

آواز کے سننے سے روک رہی ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پر بلند کی جارہی ہے۔مگر کیا تم اوّل الذکر خیال سے اپنے متعلق حد سے زیادہ نیک ظنی اور ثانی الذکر سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حد سے زیادہ بدظنی نہیں کر رہے ہو؟

یاد رکھو! تاریخ کے ورق اس پر شاہد ہیں کہ آج تک کوئی آسمانی قوم بغیر خدا تعالیٰ کی آواز کے زندہ نہیں کی گئی۔کس نے ہندوؤں کو جب کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام کے حامل تھے اُٹھایا؟ کرشن، رامچندر اور بدھ نے یا کسی زمینی لیڈر نے؟ کس نے یہود کو بیدار کیا؟ داؤد، الیاس، دانی ایل اور مسیح نے یا کسی خود ساختہ رہنما نے؟

پس یہ خیال مت کرو کہ آسمانی قرناء کے بغیر کوئی زمینی آواز مسلمانوں کو بیدار کر سکتی ہے۔ آسمان سے آنے والی روحیں آسمان ہی کی آواز کو سنتی ہیں۔کیا تم دیکھتے نہیں کہ بقول بعض کے دنیا کے سب سے بڑے آدمی گاندھی جی نے بھی جب اپنی آواز کو بے اثر ہوتے ہوئے دیکھا تو آسمان ہی کی پناہ لی اور یہ اعلان کیا کہ میں خدا کی آواز کی اتباع کر رہا ہوں اس کا الہام مجھے پہنچا اور میرے لئے اس کے قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا لیکن تم نے یہ بھی دیکھا کہ وہی گاندھی جی جو سب دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے جب انہوں نے جلد بازی سے اپنے دل کی آواز کو خدا تعالیٰ کی آواز قرار دیا تو کس طرح ان کی آواز بے اثر ہوگئی اور خدا تعالیٰ کی نصرت جو ایک مخلص قومی کارکن کی حیثیت سے ان کے ساتھ ہوا کرتی تھی، ان سے فوراً چھین لی گئی اور اب وہ اس انسان کی طرح پھر رہے ہیں جو چاروں طرف تاریکی پاتا ہے اور روشنی کی شعاع اسے کہیں نظر نہیں آتی۔

کیا اس واقعہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ گاندھی جی بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس وقت صرف خدا تعالیٰ ہی کی آواز دنیا کو تباہی سے بچا سکتی ہے؟ اور دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کا کلام سننے کا دعویٰ کرنا معمولی دعویٰ نہیں اگر کوئی شخص ایسا جھوٹا دعویٰ کرے یا اس دعویٰ میں جلد بازی سے کام لے تو وہ خدا تعالیٰ کی نصرت سے محروم ہو جاتا ہے۔یہ ایک تازہ آسمانی شہادت ہے بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر، جنہوں نے چالیس سال سے اوپر دنیا میں یہ دعویٰ شائع کیا کہ خدا تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور ہر نیا دن جو چڑھا وہ ان کی ترقی کا موجب ہوا اور نصرت کے نئے سامان ان کے لئے لایا۔یہ کتنا بڑا نشان ہے کہ ایک شخص گمنامی کی حالت میں خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کا دعویٰ کرتا اور روز بروز ترقی کرتا چلا جارہا ہے اور دوسرا شخص عزت کے

مقام پر سے اس وقت جب کہ لوگ اسے نبیوں سے بھی افضل قرار دے رہے ہوتے ہیں، کلامِ الٰہی سے مشرف ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور یکدم اس کی حالت زار ہو جاتی ہے اور قوتِ عملیہ اس سے چھین لی جاتی ہے اور وہ حیران و پریشان رہ جاتا ہے۔ کیا یہ دونوں مثالیں اس امر کو واضح نہیں کر دیتیں کہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ غلط طور پر الہام الٰہی کا ادعا کرنے والا جب تک کہ وہ کسی شدید غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو، ضرور سزا پاتا ہے اور اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ کے سچے مأمور ہمیشہ نصرت و تائید حاصل کرتے ہیں اور ہر قسم کی مخالفتوں کے باوجود ترقی کرتے چلے جاتے ہیں، نہایت سچا دعویٰ ہے۔ یہ ایک تازہ نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت ثابت کرنے کیلئے آسمان سے نازل کیا ہے۔ اے کاش! کہ لوگ دیکھیں اور سُنیں تا خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور ان کی حالت بدل دے۔

سنو! اے سننے والو!! آسمان کی آواز کوئی معمولی شَے نہیں جس طرح بندے کے لئے یہ سب سے زیادہ فخر کی بات ہے کہ اس کا پیدا کرنے والا اسے یاد کرے اسی طرح اس کیلئے یہ سب سے زیادہ خطرہ کا مقام بھی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام کو ردّ کر دے یا اس کی طرف سے بے پروائی کرے۔

پس ہوشیار ہو اور غفلت کو چھوڑ دو اور اس آواز کو جو اس وقت کے لوگوں کے بیدار کرنے کیلئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پر اور اسلام کی تعلیم کو زندہ کرنے اور دنیا میں اس کو غالب کرنے کیلئے خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے بلند کی ہے، سنو اور قبول کرو۔

یاد رکھو کہ حق کے قبول کرنے میں ہر ساعت کی دیر ترقی اور کامیابی کے وقت کو پیچھے ڈال رہی ہے اور دشمنانِ اسلام کو تضحیک اور اہانتِ اسلام کا موقع دے رہی ہے۔ آسمان پر سے خدا تعالیٰ تم کو بُلا رہا ہے اور زمین پر تمہارے دل گواہی دے رہے ہیں کہ حقیقی اسلام اب تمہارے دل میں نہیں ہے اور اس کے پیدا کرنے کیلئے کسی بیرونی امداد کے تم محتاج ہو۔ پھر کیوں خدا تعالیٰ کی آواز کو تم نہیں سنتے؟ کیوں اپنے دلوں کی حالت ہی کو نہیں دیکھتے؟ کیا زمین پر تمہارے اپنے دلوں کی شہادت اور آسمان پر خدا تعالیٰ کے فیصلے کی شہادت سے بڑھ کر بھی اور کوئی شہادت ہو سکتی ہے؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والے وہ نصرت پا سکتے ہیں جو بانی سلسلہ احمدیہ نے پائی؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ ایک مفتری کی جماعت کو اسلام کی خدمت کا وہی جوش عطا ہو سکتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو نصیب ہوا؟

کیا تم سمجھتے ہو کہ اشاعتِ اسلام کے کام میں ایک کذّاب کا ساتھ دینے والے ویسی ہی

کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو حاصل ہوئی؟ ہاں! کیا گاندھی جی کے الہام کے دعویٰ کے بعد جو اِن کی حالت ہوئی اس تازہ نشان کو دیکھتے ہوئے تم کہہ سکتے ہو کہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا دعویٰ کرنا کوئی معمولی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس پر کوئی گرفت نہیں کرتا؟ اگر نہیں تو بُزدلی کو چھوڑو' غفلت کو چھوڑ و اور اسلام اور بانی اسلام کیلئے اپنی جانوں اور مالوں کو قربان کرنے کیلئے سچے بہادروں کی طرح جماعتِ احمدیہ میں شامل ہو جاؤ اور دیر نہ کرو کہ ایک ایک منٹ کی دیر اس وقت خطرناک ہے۔

پھر میں کہتا ہوں کہ اے سمجھ رکھنے والے عقلمندو! کیا اس زمینی شہادت سے جو تمہارے دل دے رہے ہیں' بڑھ کر کوئی اور شہادت ہو سکتی ہے؟ انصاف سے کام لو اور سچ سچ کہہ دو کہ کیا تمہارے دل گواہی نہیں دیتے کہ تم اسلام سے دور جا پڑے ہو؟ اور یہ کہ اسلام کی وہ مدد اور نصرت خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو رہی جو پہلے ہوتی تھی؟ اگر یہ صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے تو حق کو مت چھپاؤ' عدل کو ہاتھ سے نہ دو' تم لوگوں کو دھوکا دے سکتے ہو مگر اپنے نفسوں کو تو دھوکا نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ سے تمہارا معاملہ ہے جو دلوں کو جاننے والا ہے۔ دنیا کی عزت کوئی چیز نہیں عزت وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے۔ حق کے قبول کرنے میں کونسی ہتک ہے؟ دیر نہ کرو اور حق کو قبول کر کے اسلام کی فتح کی گھڑی کو قریب تر کر دو۔ یاد رکھو کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی آواز اپنے لئے نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کیلئے بلند ہوئی ہے اور وہ خود سے نہیں بولے بلکہ خدا تعالیٰ نے انہیں بُلایا تھا۔ پس خدا تعالیٰ کی آواز سنو تا تمہاری فریادیں سنی جائیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نام پر بولنے والے کی سنو تا تمہارے ناموں کی عزت قائم کی جائے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار۔ مرزا محمود احمد
(خلیفۃ المسیح الثانی) قادیان

۱؎ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور للامام جلال الدین السیوطی المجلد الثانی صفحہ ۳۴۵۔ بیروت لبنان

۲؎ ابن ماجه ابواب الفتن باب خروج المهدی